فتاویٰ امن پوری (قسط ٦٧)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: لڑکی سے زبردستی اقرار لیا، کیا نکاح ہو گیا؟

جواب: لڑکی سے زبردستی اور اس کی رضا مندی کے بغیر اقرار لیا جائے، تو نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔

❁ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 6945)

سوال: لڑکی کا ولی راضی ہے، نکاح ہوا، مگر کوئی گواہ نہ تھا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

جواب: بغیر گواہوں کے نکاح نہیں کرنا چاہیے، البتہ اگر ولی راضی ہے، تو اس طرح نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

سوال: مذاق میں ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: مذاق میں ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ.

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

ا۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 210/3)

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کے لیے یہ جائز تھا کہ کوئی عورت خود کو آپ کے لیے ہبہ کر دے اور آپ قبول فرمالیں، تو بغیر ولی کے نکاح قائم ہو جاتا تھا؟

جواب: یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کہ کوئی عورت اپنے نفس کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کرے اور آپ اسے قبول فرمالیں، تو نکاح منعقد ہو جاتا تھا، ولی کی ضرورت نہ تھی۔

❀ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنی لگی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس

کی شادی کردی۔''

(صحيح البخاري : 5149، صحيح مسلم : 1425)

سوال: کیا نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا؟

جواب: اُم المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''پردے والی آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس دن (ولیمہ میں) گوشت اور روٹی کی دعوت کی۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا دوسری بیویوں پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں: اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔''

(صحيح البخاري :7421)

سوال: ایک لڑکی نے زنا کیا اور اسے حمل ہو گیا، لڑکی کے باپ نے ایک لڑکے کو یہ کہنے پر مجبور کیا کہ اس لڑکی سے میرا پہلے نکاح ہو چکا ہے، مگر اس شخص نے نہ لڑکی سے نکاح کیا تھا اور نہ زنا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح جھوٹے اقرار سے نہ نکاح منعقد ہوتا ہے اور نہ بچہ لڑکے کے بستر کا تسلیم کیا جائے گا۔

سوال: اگر عورت کسی کو وکیل بنائے اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کر لے، کیا اس طرح نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: جب تک ولی کی اجازت موجود نہیں، نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اس طرح کیا گیا نکاح باطل ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة :305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ: ۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری: ۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ: ۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق: ۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: کیا صرف نکاح نامہ پُر کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے یا ایجاب وقبول زبان سے کرانا ضروری ہے؟

جواب: ایجاب وقبول زبان سے کرانا ضروری ہے، نکاح نامہ پُر کرنے یا اس پر دستخط کرنے سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔

سوال: اگر کوئی فرشتوں کو گواہ بنا کر نکاح پڑھا دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح میں دو معتبر حاضر گواہ انسانوں میں سے ہونے چاہیے، نہ کہ فرشتوں

میں سے۔

(سوال): ایجاب ہوا، مگر قبول نہ کیا گیا، تو نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

(جواب): نکاح کے منعقد ہونے کے لیے لڑکے کا قبول کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

(سوال): کیا چار عورتیں نکاح کی گواہ بن سکتی ہیں یا صرف دو مرد ہی؟

(جواب): عورتیں بھی نکاح کی گواہ بن سکتی ہیں، چونکہ ایک عورت کی گواہی آدھی ہوتی ہے، اس لیے مردوں میں دو گواہ اور عورتوں میں سے چار گواہ۔

(سوال): نکاح میں رافضی کو گواہ بنانا کیسا ہے؟

(جواب): رافضی کی گواہی معتبر نہیں۔

(سوال): حالت نشہ میں ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟

(جواب): اگر نشہ اس قدر زیادہ ہے کہ قبول کرنے والے لڑکے کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، تو ایسا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ اَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ (النساء : ٤٣)

”ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ اس بات کو جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو۔“

❀ شیخ الاسلام، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

جَعَلَ سُبْحَانَهٗ قَوْلَ السَّكْرَانِ غَيْرَ مُعْتَبَرٍ، لِأَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا يَقُولُ.

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشے میں دھت شخص کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیوں کہ وہ جو کہہ رہا ہوتا ہے، اسے جانتا نہیں ہوتا۔''

(زاد المعاد في هدي خير العباد : 190/5)

۞ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يَأْتِي السَّكْرَانُ فِي كَلَامِهِ وَفِعْلِهِ بِمَا لَا يَأْتِي بِهِ وَهُوَ صَاحٍ، لِقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقولُونَ﴾، فإِنَّ فِيهَا دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ عَلِمَ مَا يَقُولُ؛ لَا يَكُونُ سَكْرَانًا .

''نشے میں دھت شخص سے ایسے اقوال وافعال سرزد ہو جاتے ہیں کہ ہوش وحواس میں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ ''یہاں تک کہ تم جاننے لگ جاؤ، جو تم کہہ رہے ہو۔'' اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جو شخص اپنی بات کو جان رہا ہو، وہ نشے میں نہیں ہوتا۔''

(فتح الباري : 390/9)

سوال: جو نکاح گواہوں کے بغیر ہوا، اس سے اولاد پیدا ہوئی، کیا اس اولاد کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ نکاح ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، تو منعقد نہ ہوا، یہ نکاح نہیں بلکہ زنا ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد ناجائز ہے۔ البتہ اگر اولاد میں شرائط امامت موجود ہوں، تو ان کی امامت جائز ہے۔ اگر نکاح میں لڑکی کے ولی کی اجازت تھی، مگر گواہ نہ تھے، تو نکاح تو منعقد ہو گیا اور اولاد بھی صحیح ہے۔ نکاح میں گواہ نہ بنانے سے نکاح باطل نہیں ہوتا،

بطلان کے لیے نص صریح درکار ہے، جیسا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کے بطلان پر نص وارد ہوئی ہے۔

سوال: بذریعہ خط ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ترسیل کے کسی بھی معتبر ذریعہ سے نکاح منعقد ہو جائے گا، بشرطیکہ نکاح کی شرائط مکمل ہوں۔

سوال: کیا شوہر دیدہ عورت کا نکاح ولی کی رضامندی کے بغیر منعقد ہوتا ہے؟

جواب: عورت کنواری ہو یا شوہر دیدہ، ہر دو صورت میں ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہ ہوگا۔ البتہ شوہر دیدہ کو بہ نسبت ولی کے اپنے متعلق زیادہ اختیار دیا گیا ہے، یہ مطلب نہیں کہ شوہر دیدہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا .

''شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

(صحیح مسلم :1431)

❁ دوسری روایت ہے:

لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَصُمْتُهَا إِقْرَارُهَا .

''ولی کو شوہر دیدہ کے (نکاح کے) متعلق کوئی اختیار نہیں، کنواری لڑکی سے مشورہ لیا جائے گا، اس کی خاموشی ہی اقرار ہے۔''

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

''شوہر دیدہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ خاوندوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے، وہ کہے کہ میں فلاں کو پسند کرتی ہوں اور فلاں کو پسند نہیں کرتی، یہ مراد نہیں کہ عقدِ نکاح اولیاء کی بجائے ان کے ہاتھ میں ہے۔''

(صحيح ابن حبان، تحت الحديث: 4087)

❁ نیز لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ کا مطلب بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ شوہر دیدہ کے ساتھ ولی کو کوئی کام نہیں، ہمارے اس مذہب کی صحت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرتا ہے کہ مرد کے بارے میں رضا واختیار تو عورتوں کا حق ہے اور نکاح کرنا اولیا کا حق ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کے بیوہ ہونے کی صورت میں ولی کو عورت سے پوچھے بغیر اپنی مرضی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ عورت کو اپنی عصمت میں اختیار اور مرد میں رضامندی ظاہر کرنے کا حق حاصل ہے۔

نیز فرمانِ نبوی کہ کنواری لڑکی سے مشورہ کیا جائے، اس سے مراد یہ ہے کہ جس مرد سے اس کا نکاح کرنے کا ارادہ ہو، اس کے بارے میں اس کی رضامندی طلب کی جائے، اگر وہ خاموش ہو جائے تو یہ اس کا اقرار ہے، پھر وہ اس لڑکی کے بالغ ہونے تک عقد کا انتظار کرے، کیونکہ اگر چہ اس نے خاموش ہو کر اجازت دے دی ہے، مگر اس نابالغ کے لیے نہ کوئی امر ہے اور نہ اجازت، کیونکہ مشورہ اور اجازت صرف بالغہ کے لیے ہے۔''

۞ امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

''اس حدیث سے بعض لوگوں نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کے جواز کی دلیل لی ہے، حالانکہ اس حدیث میں ان کی دلیل موجود نہیں، کیونکہ یہ حدیث کئی سندوں کے ساتھ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں (سنن ابن ماجہ: ۱۸۸۰، وسندہٗ حسن والحدیث صحیح)، اسی طرح سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فتویٰ دیا ہے (سنن سعید بن منصور: ۵۵۳، مصنّف ابن أبي شيبة: ۱۲۸/۲/۴، وسندہٗ ضعیف)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ شوہر دیدہ اپنے ولی سے بڑھ کر اپنے نفس کی حق دار ہوتی ہے، اکثر علمائے کرام کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ ولی اس کا نکاح اس کی رضامندی اور مشورے کے بغیر نہیں کرسکتا، اگر ولی نے اس کا نکاح بغیر اس کی مرضی کے کردیا تو وہ نکاح فسخ کردیا جائے گا، جیسا کہ خنساء بنتِ خدام کی حدیث (صحیح بخاری: ۷۷۱/۱، ح: ۵۱۳۸، سنن ترمذی: ۱۱۰۸) ہے کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کردیا، وہ شوہر دیدہ تھیں، انہوں نے اس نکاح کو پسند نہ کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کا کیا ہوا نکاح رد کردیا۔''

(سنن الترمذي، تحت الحديث: 1108)

۞ علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

''شوہر دیدہ زیادہ حق رکھتی ہے، یہ فرمانِ نبوی مشارکت کا تقاضا کرتا ہے، یہ اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ نکاح میں عورت کا بھی حق ہے اور اس کے ولی کا بھی حق ہے اور اس کا حق زیادہ تاکید والا ہے، پس (شوہر دیدہ) کو ولی کی وجہ

سے مجبور نہیں جائے گا، جبکہ اس کے ولی کو اس شوہر دیدہ کی وجہ سے مجبور کیا جائے گا، چنانچہ اگر وہ (ولی) انکار کر دے تو قاضی اس کا ولی بن کر نکاح کر دے گا، یہ حدیث، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ والی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔''

(حاشية السندي على سنن النّسائي : 84/6)

❁ یہی بات حافظ نووی رحمہ اللہ نے کہی ہے۔

(شرح صحيح مسلم :455/1)

فائدہ:

اَلْأَيِّمُ کا لفظ اگر چہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے، لیکن یہاں اس سے مراد شوہر دیدہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اَلْبِكْرُ کا عطف اَلْأَيِّمُ پر ہے، معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان مغایرت ہوتی ہے، اس کی تائید صحیح مسلم (۱/ ۴۹۵، ح:۱۴۲۱) کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا .

''شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے بڑھ کر حق دار ہے۔''

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ : اَلْأَيِّمُ هُنَا الثَّيِّبُ .

''علمائے کرام کا کہنا ہے کہ یہاں اَلْأَيِّمُ سے مراد شوہر دیدہ عورت ہے۔''

(شرح صحيح مسلم :455/1)

سوال: کیا ولی کی اجازت لیتے وقت گواہ بنانا ضروری ہے؟

جواب: ضروری نہیں۔

(سوال): نکاح کے وقت شرطیں رکھنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر غیر شرعی شرطیں نہ ہوں اور فریقین ان شرائط پر رضا مند ہوں، تو ان شرائط سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔ اور اگر غیر شرعی شرائط ہیں، تو یہ شرائط رکھنا ممنوع ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘

(صحيح البخاري: 2560، صحيح مسلم: 1504)

(سوال): نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرنا کہ لڑکی کو ماہوار اتنے اتنے روپے خرچہ دینا شوہر کے ذمہ ہے، کیسا ہے؟

(جواب): شرعاً ایسی شرط لگانا جائز ہے، مگر اس طرح کی شرط زوجین کے مابین دوری کا باعث بنتی ہیں، میاں بیوی کے درمیان جو قربانی اور ایثار کا جذبہ ہوتا ہے، وہ مفقود ہو جاتا ہے، شوہر خرچہ اس لیے دیتا ہے کہ شرط پوری کرنی ہے، پھر اس میں محبت کا عنصر قائم نہیں رہتا۔ بیوی میں خود غرضی بڑھتی جاتی ہے، وہ سسرال کو کبھی اپنا گھر نہیں بنا پاتی، ہمیشہ اس کی خامیاں نکالتی رہتی ہے، الغرض نکاح کے وقت ہی ایسی شرطیں عائد کرنا فریقین اور خصوصاً زوجین کے لیے نہ باعث تفاخر ہے اور نہ باعث الفت ومحبت۔

اس لیے نکاح کے وقت شرائط عائد کرنے کے بجائے بیٹی کے لیے رشتہ ہی ایسا دین دار ڈھونڈنا چاہیے، جو اپنی بیوی کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے اور اسے وہی حق دے، جو اسلام بطور بیوی اسے دیتا ہے۔ جب معاشرے کی بنیاد اسلامی نہج پر اٹھے گی،

تو گھر آباد ہوں گے اور میاں بیوی میں محبت وایثار کا جذبہ پروان چڑھے گا، جوان کی نسلوں کے ذریعہ کئی خاندان کی خوشگواری کا باعث بنے گا۔

سوال: ایجاب وقبول میں عبدالرحمٰن کی جگہ رحمٰن کی لڑکی کہہ دیا، نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منعقد ہوگیا، البتہ نام مکمل پکارنا چاہیے۔

سوال: ولدالزنا لڑکی کے نکاح کے وقت اس کے باپ کی جگہ کس کا نام لیا جائے؟

جواب: جس کے بستر پر لڑکی پیدا ہوئی ہو، لڑکی کو اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، لہٰذا نکاح کے وقت لڑکی کی ماں کے شوہر کا نام لیا جائے گا۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھالیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے،

اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تا وقت وفات سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔''

(صحيح البخاري: 2053، صحيح مسلم: 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

سوال: ایجاب وقبول میں غلطی سے لڑکی کی بہن کا نام لے دیا، کیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح صحیح نہیں۔ ایجاب وقبول دوبارہ کرایا جائے گا۔

سوال: اگر کسی لڑکی کا عرفی نام لے کر ایجاب وقبول کرایا جائے اور اصلی نام نہ لیا جائے، تو کیا نکاح صحیح ہے؟

جواب: ایجاب وقبول کے لیے عرفی نام بھی کافی ہے۔

سوال: ایجاب وقبول میں نام کے تلفظ میں غلطی ہوئی، کیا نکاح ہوا؟

جواب: نکاح صحیح ہے۔ تلفظ کی غلطی سے نکاح میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

سوال: اگر غیر شرعی شرط لگائی جائے، تو نکاح ہو جائے گا؟

جواب: غیر شرعی شرط لگانا گناہ ہے، البتہ اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔

سوال: نکاح میں جان بوجھ کر ولدیت غلط بتائی، نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ ایجاب وقبول دوبارہ صحیح نام سے کرائی جائے۔

سوال: لڑکی کی بات چیت جس سے تھی، نکاح کے وقت اس کو بدل دیا گیا، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر لڑکی اس لڑکے سے نکاح کے لیے راضی نہیں، تو یہ نکاح باطل ہوگا، کیونکہ لڑکی کی رضامندی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

(سوال): نکاح کے وقت ولی نے یہ شرط عائد کی کہ شوہر طلاق کا حق بیوی کو تفویض کرے، تو اس شرط کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرنا جائز نہیں۔ یہ باطل شرط ہے۔

(سوال): ایک لڑکی نے ولی کی اجازت سے ایک لڑکے کو کہا کہ مجھ سے نکاح کر لو، لڑکے نے نکاح کا وعدہ کر لیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

(جواب): وعدہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ ایجاب وقبول ضروری ہے۔

(سوال): کیا ایجاب وقبول کے لیے ولی کی اجازت ضروری ہے؟

(جواب): اگر ایجاب وقبول کے لیے ولی راضی ہے، تو ایجاب وقبول کرایا جائے۔ اگر ولی راضی نہیں، تو ایجاب وقبول معتبر نہ ہوگا۔

(سوال): لڑکی کے ولی نے لڑکے والوں کو کہا کہ میں نے تمہیں لڑکی دے دی اور لڑکے والوں نے کہا کہ ہم نے لڑکی لے لی، کیا نکاح منعقد ہوا؟

(جواب): یہ منگنی ہے، اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ نکاح کے لیے ایجاب وقبول ضروری ہے۔

(سوال): کیا لڑکی کا ولی منگنی کے بعد لڑکی کی شادی دوسرے لڑکے سے کر سکتا ہے؟

(جواب): بلا وجہ منگنی توڑنا جائز نہیں۔ البتہ اگر ولی سمجھتا ہے کہ منگیتر کے بجائے دوسرا لڑکا میری بیٹی کے لیے بہتر ہے، تو لڑکی کی رضامندی سے دوسرے لڑکے سے نکاح کر سکتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نجش (دھوکہ یعنی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگانا) مت کریں، کوئی شہری (دلالی کرتے ہوئے) دیہاتی کا سامان نہ بیچے، کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے۔''

(صحيح البخاري : 2140، صحيح مسلم : 1413)

سوال: کیا لڑکا ایجاب وقبول کے لیے کسی کو وکیل مقرر کر سکتا ہے؟

جواب: کر سکتا ہے۔

سوال: کیا کوئی شخص ایک عورت کا وکیل بن کر اپنے ہی ساتھ شادی کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں کر سکتا۔ عورت کا وکیل نہیں ہوتا، عورت کا ولی ہوتا ہے، جس کے اذن کے بغیر نکاح نہیں۔

سوال: کیا تارک نماز اور اعلانیہ افعال کبیرہ کے مرتکب کو شادی میں گواہ بنانا چاہیے؟

جواب: ایسا شخص گواہ بننے کے لائق نہیں۔ گواہ ہمیشہ سچے اور صالح مسلمان کو مقرر کرنا چاہیے، تاکہ ضرورت پڑنے پر سچی گواہی دے۔

سوال: جو شخص ایمان مفصل اور ایمان مجمل سے ناواقف ہو، کیا اس کا نکاح منعقد ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر وہ اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے، مگر ایمان کی متعلق کچھ نہیں جانتا اور خود کو مسلمان بھی سمجھتا ہے، تو اس کا نکاح صحیح ہے۔ اسے ایمان سے آشنا کرانا چاہیے۔

سوال: فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح کیسا ہے؟

جواب: فاسق کے نکاح کرانے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ نکاح پڑھانے کے

لیے نیک وصالح، عالم ہونا ضروری نہیں، کوئی بھی معتبر شخص نکاح پڑھا سکتا ہے، البتہ نیک وصالح عالم نکاح پڑھائے، تو یہ بہتر ہے، باعث برکت ورحمت ہے، ہاں عالم نہ ہو، تو کوئی بھی نکاح پڑھا سکتا ہے، خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

سوال: کیا ایک مجلس میں کئی لڑکے لڑکیوں کے نکاح کیے جا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: بے نمازی کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نماز کا منکر ہے، تو کافر ومرتد ہے، اس کا کیا گیا نکاح معتبر نہیں۔ اگر سستی اور کمزوری کی وجہ سے تارک نماز ہے، تو گناہ گار ہونے کے باوجود اس کا کیا گیا نکاح معتبر اور صحیح ہے۔

سوال: عصر کے بعد نکاح پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، نکاح کے لیے کوئی ممنوع وقت نہیں۔

سوال: رات کو نکاح پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: دن رات کے کسی بھی وقت نکاح کیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا نکاح کے لیے جمعہ کا دن باعث فضیلت ہے؟

جواب: نکاح کے لیے جمعہ کے دن کی افضلیت محتاج دلیل ہے۔

سوال: کیا جنات کے ساتھ انسانوں کا نکاح درست ہے؟

جواب: انسانوں کا نکاح اسی جنس میں کیا جا سکتا ہے۔ غیر جنس میں نکاح جائز نہیں۔

سوال: کیا خنثیٰ مشکل کے ساتھ نکاح جائز ہے؟

جواب: خنثیٰ مشکل سے نکاح جائز نہیں۔

سوال: جس عورت سے صحبت کرنا ممکن نہ ہو، کیا اس سے نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے، بشرطیکہ زوجین راضی ہوں۔

سوال: باجا گانا کرنے سے کیا نکاح فاسد ہوجاتا ہے؟

جواب: باجا گانا کا استعمال گناہ کبیرہ ہے۔ البتہ اس سے نکاح میں فساد نہیں آتا۔

سوال: جو شخص نام کا مسلمان ہے، اسے کلمہ بھی نہیں آتا، کیا اس سے کیا گیا نکاح درست ہے؟

جواب: یہ جاہل ہے۔ اگر یہ اسلام کا منکر نہیں، تو اس کا نکاح درست ہے۔

سوال: ذوالقعدہ میں نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ذوالقعدہ میں نکاح بلا کراہت جائز ہے۔ ممانعت یا کراہت پر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں۔

سوال: قاضی کے علاوہ کوئی دوسرا نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی بھی معتبر شخص نکاح پڑھا سکتا ہے۔

سوال: بغیر ختنہ ہوئے مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ختنہ فطرت میں سے ہے۔ البتہ بغیر ختنہ ہوئے مرد سے نکاح جائز ہے۔

سوال: بدعتی کو اپنی لڑکی دینا کیسا ہے؟

جواب: بدعتی کو لڑکی نہیں بیاہنی چاہیے، کہ وہ لڑکی کو بدعات کی طرف دعوت دے گا، یہ بدعت پر معاونت ہے، نیز اس میں بدعتی کی تکریم ہے، جو کہ جائز نہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ .

''جس نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے انہدام اسلام پر معاونت کی۔''

(الشّريعة للآجرّي : 2040، تاريخ ابن عساكر : 456/26، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: نکاح کا اعلان کرنے کے لیے باجا گانا کرنا کیسا ہے؟

جواب: باجا گانا آلات موسیقی ہیں، ان کا استعمال ہر صورت ممنوع وحرام ہے۔

❁ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے کچھ لوگ زنا، (مردوں کے لیے) ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔''

(صحيح البخاري : 5590)

❁ علامہ غانم بن محمد حنفی رحمہ اللہ (۱۰۳۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهَا كَبِيرَةٌ فِي الْأَدْيَانِ كُلِّهَا .

''آلات موسیقی تمام ادیان میں کبیرہ گناہ ہیں۔''

(مَجمع الضّمانات، ص 132)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ باجے گانے کے بغیر نکاح حرام ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے۔ ایسے شخص سے توبہ کرائی جائے گی، ورنہ وہ کافر و مرتد ہو جائے گا۔ آلات موسیقی کی حرمت پر تمام ادیان متفق ہیں۔

سوال: منگنی کے بعد نکاح نہیں ہو سکا، کیا منگنی کے موقع پر لڑکی کو جو کچھ دیا گیا تھا، لڑکا اسے واپس لے سکتا ہے؟

جواب: لڑکے والوں نے لڑکی کو منگنی کے موقع پر جو دیا تھا، وہ اسی لیے دیا تھا کہ وہ اُن کی دلہن بننے والی ہے، جب ان کی دلہن نہیں بن سکی، تو وہ دیے گئے مال کی واپسی کا

مطالبہ کر سکتے ہیں۔ یہ ہبہ واپس لینے کے مترادف نہ ہوگا۔

سوال: باندی کسے کہتے ہیں؟

جواب: باندی مملوکہ کو کہتے ہیں، اب باندیوں کا رواج نہیں۔

سوال: کیا باندی سے بغیر نکاح وطی جائز ہے؟

جواب: باندی سے بغیر نکاح کے مقاربت جائز ہے، اس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی ہے، جس طرح کسی غیر محرم آزاد عورت کو نکاح کے ساتھ بیوی بنانا اللہ کے حکم کے تحت ہے، اسی طرح لونڈی سے بغیر نکاح کے تعلقات قائم کرنا بھی اللہ کے اذن سے ہے۔ (سورت نساء:۲۴) اس میں ایک عورت کی عزت وتوقیر ہے، ورنہ بغیر بیوی یا لونڈی کے کسی غیر عورت کے ساتھ، خواہ وہ کافرہ ہی کیوں نہ ہو، تعلقات قائم کرنا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ یہ اسلام کے محاسن میں سے ہے کہ ایک لونڈی کے حقوق متعین کیے ہیں اور قانون وضابطہ کے مطابق وہ عورت کسی کی لونڈی بنی ہے۔ راہ چلتا انسان ہر کسی کو اپنی لونڈی نہیں بنا سکتا۔

اگر کوئی لونڈی سے بغیر نکاح مقاربت پر معترض ہے، تو وہ ایک غیر محرم آزاد عورت کے ساتھ نکاح پر بھی معترض کیوں نہیں؟ حالانکہ ان دونوں کے ساتھ معاملہ حکم الٰہی کے مطابق ہے۔

جنگ میں فتح پانے کے بعد جب کفار کی عورتیں مسلمانوں کے قبضہ میں آتی ہیں، تو ایک ضابطہ کے مطابق ان کی تقسیم ہوتی ہے، انہیں معاشرے کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا گیا، بلکہ ان کے حقوق بتائے گئے ہیں، تاکہ وہ باعزت زندگی بسر کر سکیں۔ کفار کی صرف ان عورتوں کو لونڈیاں بنانا جائز ہے، جو جنگ کے نتیجہ میں قبضہ میں آئیں، ورنہ کفار کی عام عورتوں کی طرف دیکھنا بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

جنگ میں جب کفار مارے جاتے ہیں، تو اکثر کی عورتیں بے سہارا ہو جاتی ہیں، اسلام نے انہیں لونڈیاں بنانے کی اجازت دی اور ان کی تمام تر ضروریات کی ذمہ داری مالک پر عائد کی، یہ اُن کے لیے عزت کی بات ہے کہ ان کے جذبات واحساسات کی اسلام مکمل ترجمانی کرتا ہے، یوں ان کو پاکدامنی نصیب ہو جاتی ہے۔ جن کافر عورتوں کے مرد اسلام کے خلاف لڑیں ہوں اور شکست خوردہ ہوئے ہوں، آخر ان کی عورتوں کو لونڈی بنانا ان کے لیے باعث ذلت وعار ہے۔ دنیا میں اتنی سی سزا کے تو وہ مستحق ہیں۔

بھلا یہ ان لونڈیوں کے لیے کم اعزاز کی بات ہے کہ ان سے ان کے مالک مقاربت کر رہے ہیں، اب چونکہ وہ کافرہ اور مملوکہ ہیں، اس لیے انہیں مسلمان اور آزاد عورتوں کے برابر حقوق دینا بھی مناسب نہیں۔ پھر ایک شخص اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اسے بیوی کا حق بھی دے سکتا ہے، یہ بھی اعزاز ہے۔ اگر لونڈی سے اولاد ہو، تو اسے ''اُم الولد'' کہتے ہیں، اس کے بارے میں یہ حکم ہے کہ مالک اسے بیچ نہیں سکتا، نہ ہی کسی کو ہبہ کر سکتا ہے، نیز اگر مالک فوت ہو جائے، تو اُم الولد آزاد ہو جائے گی۔

اسلام نے کئی گناہوں کے کفارہ میں غلام اور لونڈیاں آزاد کرنے کا حکم دیا ہے، مثلاً ظہار کا کفارہ، قسم اور نذر کا کفارہ اور حالت روزہ میں بیوی سے جماع کرنے کا کفارہ وغیرہ۔ اس سے غلاموں اور لونڈیوں کی فضیلت اور قدر ومنزلت کا ثبوت ملتا ہے۔

یاد رہے کہ اگر لونڈی کنواری نہ ہو، تو اس سے حق زوجیت ادا کرنے سے پہلے ایک حیض عدت گزارنا ضروری ہے، تاکہ استبرائے رحم ہو جائے۔ یہ نسب کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اسی طرح اگر لونڈی پہلے سے حاملہ ہے، تو جب تک وضع حمل نہ ہو جائے، مالک اس کے پاس نہیں جا سکتا ہے۔

سوال: منگنی کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہوگئی، کیا لڑکی کی شادی دوسری جگہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: دوسری جگہ شادی کر سکتے ہیں۔

سوال: نکاح خوانی کی اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: نکاح خوانی کے لیے ایک آدمی مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز اور بہتر ہے۔